Dialogue Social Science Review (DSSR)

www.thedssr.com

ISSN Online: 3007-3154

ISSN Print: 3007-3146

Vol. 3 No. 8 (August) (2025)

DIALOGUE SOCIAL SCIENCE REVIEW
SLOGAN HERE

طب اسلامی اور جدید طریقہ علاج کے مسائل

Ruqia
Lecturer Department of Islamic Studies, Sardar Bahadur Khan University, Pishin Campus
ruqiaimran34@gmail.com

Dr.Muhammad Imran
Deputy Conservator of Forest and Wild Life Department

Abstract
As Muslims, we all have a duty to find a cure for every disease. If we cannot find a cure for a disease, it is completely ignorant to call it incurable. There will definitely be a cure. Medicines for many diseases have been discovered as a result of research in the West, and since there is no concept of halal and haram in the West, Muslims should be very careful and research in using it. Also by changing the nature if it is used in different medicines, then their rulings are different (in times of need and compulsion, when halal treatment is not possible, then their use is permissible), in the same way, if haram is used in different surgical instruments, and different modern methods of treatment. If they are reserved for some of them, questions arise about Muslim societies and generations, therefore their use falls under the category of haram. By .following them, health and faith remain healthy.

مسلمان ہونے کے ناطے ہم سب پر فرض ہے کہ ہر بیماری کا علاج ڈھونڈے ۔کسی بیماری کا علاج تلاش نہ کر سکنے کی صورت میں اسے لا علاج قرار دینا سراسر جہالت ہے عین ممکن ہے کہ ہر بیماری کا علاج مکمل حلال اشیاء میں نہ ہو مگر علاج ضرور ہو گا بہت ساری بیماریوں کے لیئے دوا مغرب کی تحقیقات کے نتیجے میں دریافت ہوئی ہے اور چونکہ مغرب میں حلال و حرام کا کوئی تصور نہیں پایا جاتا اس لیئے مسلمان اس کو استعمال کرنے میں ازحد احتیاط اور تحقیق کرے ۔پھر اگر حرام کی بھی ماہیت تبدیل کر کے اگر مختلف ادویات میں اس کو استعمال کیا جائے تب ان کے احکام مختلف ہے(بوقت ضرورت اور مجبوری جب حلال سے علاج ممکن نہ ہو تب ان کا استعمال جا ئز ہیں) ایسے ہی مختلف جراحی آلات میں اگر حرام کا استعمال ہوتا ہو ،اور مختلف جدید طریقے علاج کے لیئے مختص کیئے ہو تب ان میں بعض پر مسلم معاشروں اور نسلوں پر سوالات پیدا ہوتے ہیں اس لیئے ان کا استعمال حرام کے زمرے میں آتا ہے ایسے ہی بہت ساری بیماریوں کے بارے میں احتیاط اور علاج حضرت محمد ﷺ نے چودہ سو سال پہلے بتا دی تھی ان پر عمل کرنے سے صحت و ایمان سالم رہتے ہیں ۔

طب اسلامی اور جدید طریقہ علاج کے مسائل

طبِ اسلامی اور اس کی تاریخ

اللہ ربُّ العالمین بڑا رحیم و کریم ہے اگر وہ اپنے بندوں کو مختلف بیماریوں میں مبتلا فرماتا ہے تو اُن تکالیف پراُنہیں جزا بھی دیتا ہے یا اُن کے گناہوں کا کفارہ بناتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس نے اپنی رحمتِ کاملہ سے اِن تمام بیماریوں سے شفا کے طریقے اور دوا ئیں بھی عطا فرمائی ہیں۔

Dialogue Social Science Review (DSSR)
www.thedssr.com
ISSN Online: 3007-3154
ISSN Print: 3007-3146
Vol. 3 No. 8 (August) (2025)

مرض اور علاجِ دو مختلف نام ہے مگر اطباء کے نزدیک جسمِ انسانی کااپنی طبعی حالت سے نکل جانا"مرض" کہلاتا ہے،اس کو اپنی اصلی حالت پر لوٹانا "علاج" کہلاتا ہے اور جسم کو اپنی طبعی حالت پر قائم رکھنا "حفظِ صحت" ہے۔ اور اگر جسم کی حالت بگڑ جائے تو مرض کو ختم کرنے والی مُوَافِق دوا کے ذریعے ہی اسکو بہتر کیا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ حدیث پاک میں ہے

لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ، فَإِذَا أُصِيبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَأَ بِإِذْنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ۔(1)

ترجمہ:ہر بیماری کی دوا ہے، جب دوا بیماری کے مُوَافِق (مطابق)ہو جاتی ہے تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ شفاعطافرمادیتا ہے۔

اسلامی طریقہ علاج میں اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ علاج میں حرام چیزوں سے اِجتِناب کیا جائے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے

إِنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ الدَّاءَ وَالدَّوَاءَ، وَجَعَلَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً فَتَدَاوَوْا وَلَا تَدَاوَوْا بِحَرَامٍ۔(2)

ترجمہ:بے شک اللہ تعالٰی نے بیماری اور دوا کو پیدا فرمایا ہے پس علاج کرو مگر حرام سے علاج نہ کرو۔

آٹھویں سے پندرہویں صدی تک کا دورسائنس کے ساتھ ساتھ اسلامی طب کا بھی سنہرادورکہلاتا ہیں،اس دور میں اسلامی طب میں بہت ترقی دیکھنے کو ملی ۔ یقیناًطب کی تاریخ کا یہ دور یورپ سے کئی صدیوں پہلے تھا، کیونکہ اسلامی طریقہ علاج کا مرکز قرآن و حدیث تھا، جس میں بیماروں کی دیکھ بھال کرنا مسلمانوں کا فرض سمجھا جاتا ہیں، اور اس کو اکثر "طب نبوی." کہا جاتا ہے۔ حضرت محمدﷺکا فرمان ہے دوا اور علاج کے متعلق حضرت ابو ہریرہ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم ﷺنے فرمایا

مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً۔(3)

ترجمہ:اللہ تعالٰی نے کوئی ایسی بیماری نازل نہیں فرمائی جس کی شفا نہ اُتاری ہو۔

بیماری اور علاج سے متعلق بہت ساری احادیث ، قرآن مجید کی بیشتر آیتیں اور صحابہ کرامؓ کا طب نبوی کے مطابق اپنا علاج کروانا اس کے صحت کی دلیل ہے ۔

اسلامی طب کی تاریخ میں ہسپتال کا قیام

ہسپتال آٹھویں صدی تک وجود میں آچکے تھے اور جلد ہی وہ پوری دنیا میں پھیل چکے تھے، طب کے اسلامی دور میں ہسپتالونکی ادائیگی خیراتی عطیات کے ذریعہ کی جاتی تھی۔ جس کو زکوٰۃ کہتے تھے۔،ان ہسپتالوں میں بیماروں کی دیکھ بھال کے ساتھ ساتھ غریب، دیہی علاقوں میں معالج اور دایہ کو بھیجا جاتا تھا ، اور ڈاکٹراور دیگر عملے بھی فراہم کرتے تھے۔ ان ہسپتالوں کا کردار مختلف تھا، کچھ کا مقصد عام لوگوں کی خدمت کرنا تھا، جیسے کوڑھیوں، معذوروں اور بیماروں کی دیکھ بھال کرنا۔ معالجین کو تعلیم دینے کا نظام عموما اساتذہ کی بنیاد پرتشکیل پاتا، اور بعض علاقوں میں معالجین بہترین طریقے علاج کے سیکھنے کے لئے شہر، شہر کا سفر کرتے۔انہیں ابتدا میں بیمارستان کے نام سے جانا جاتا تھا۔

پریا شیٹی نے جدید طب کے بارے میں کہاکہ

"عرب دنیا میں طب میں ایک اہم خدمت ہسپتالوں کی ترقی تھی اسلامی عہد سے پہلے، طبی دیکھ بھال پجاریوں کے ذریعہ کی جاتی تھی"(4)

ان کے نزدیک عربوں کے ہسپتالوں نے ہمیں بہت ساری خصوصیات جیسے ذاتی اور ادارہ حفظان صحت، طبی ریکارڈ اور فارمیسی جیسے اہم شعبوں سے واقف کرایا۔ ہسپتال بھی ایسے ادارے بن گئے جو مریضوں کے علاج کے ساتھ ساتھ میڈیکل طلباء کی تعلیم، اور طبی مشق کو آگے بڑھانے کے مراکز تھے۔ اس مرحلے کے بعد، عرب اور اسلامی دنیا کے اسکالرز نے اہم سائنسی اور تکنیکی ترقی کی۔

اسلامی طب اور طب کی تاریخ میں اس کا مقام

اسلام کا دور فکری، جس میں سب سے بڑی ترقی اسلامی طب کی تھی۔ اسلامی اسکالرز نے معروف دنیا سے وسیع پیمانے پر معلومات اکٹھی کیں، ان کے مشاہدات اورترقیاتی طریقہ کار جدید طب کی بنیاد بنی۔

Dialogue Social Science Review (DSSR)
www.thedssr.com
ISSN Online: 3007-3154
ISSN Print: 3007-3146
Vol. 3 No. 8 (August) (2025)

1983 میں ڈاکٹر الکادی نے ایک اجلاس میں اسلامی طب کی تعریف کی کہ "جدید ترین طبی سائنس اور ٹیکنالوجی جو اسلام کی تعلیمات کے ساتھ مل کر ملتی ہے۔"اسلامی طب کہلاتی ہیں۔اسلامی طب میں مسلمان معالج اور مریض کو ہمیشہ اعتراف کرنا چاہئے کہ "حتمی علاج اللہ کی طرف سے ہے۔

اسلامی طب"وہ جسم کو ایک نامیاتی مجموعے کے طورپربنیادی نظام کے لحاظ سے دیکھتا ہے "اسلامی طب کے مضامین اسلام کی آمد اور پھیلاؤ کے ساتھ ہی شروع ہوئے (تقریبا ساتویں صدی میں قرآن اورحدیث میں صحت کی اہمیت پر غور وفکر کیا گیا ہے۔ اور قرآن میں تین سو سولہ مرتبہ دوا کا لفظ اور تین مرتبہ " شفا" کا لفظ استعمال کر نے کے ساتھ ساتھ مناسب غذا کی عادات ، نماز اور ورزش کا مشورہ دیااور ایسے ہی قرآن میں مختلف بارہ شکل میں دوا اور علاج کا ذکر آیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہیں

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا۔(5)

ترجمہ:اور ہم قران میں جو کچھ نازل کرتے ہیں وہ مومنوں کے لئے شفاء اور رحمت ہے مگر ظالموں کے لئے یہ قران خسارے کے علاوہ کسی چیز میں اضافہ نہیں کرتا۔

اسلامی معالجین اور ان کی دریافتیں

کسی بھی بیماری کا علاج اللہ پاک نے کب اور کہاں اور کس چیز میں رکھا ہیں اس کے بارے میں جانچ پڑتال کرنا مسلمانوں کے لئے لازم ہےکیونکہ اللہ پاک نے ہر بیماری کے لئے شفا بھیجی ہے آپ ﷺ کا فرمان ہے

وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ۔(6)

ترجمہ: جب میں بیمار ہوتا ہوں تو اللہ پاک مجھے شفا دیتا ہے۔

بہت سارے اسلامی معالجین نے اسلامی سنہری دور کے دوران طب کے تمام پہلوؤں میں اپنے انکشافات میں نمایاں دریافتیں کیں۔ طب کی تاریخ میں چند اہم قابل ذکر اسلامی اسکالر مندرجہ ذیل ہیں۔

الرازی (850 - 923)(طب اسلامی کے والد)

الرازی، جو یورپ کے لوگوں میں رایز کے نام سے جانا جاتا ہے طب کی اسلامی تحقیق میں سب سے آگے تھا۔الرازی ایک مشہور مصنف، 200سے زائد طب کے کتب لکھنے والے، اس کی ایک کتاب جس کا ترجمہ لاطینی زبان میں کیا گیا تھا اور یہ طب کی مغربی تاریخ کی ریڑھ کی ہڈی بن گئی ہے۔اس کے ساتھ ساتھ رایز سائنسی طریقہ کار کو بہتر بنانے، تجربات اور مشاہدے کے لئے بھی مشہور تھے۔ ا نہوں نے اپنے کیریئر کا ایک بڑا حصہ ہسپتال میں ڈائریکٹر کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔الرازی نے انسانی فزیولوجی کے بارے میں بڑے پیمانے پر تحریر کیا اور یہ سمجھا کہ کس طرح دماغ اور اعصابی نظام پٹھوں کو چلاتا ہے، طب میں ان کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جا ئیں گی۔

اسلامی میڈیسن اورابن سینا کی خدمات

اسلامی اسکالر ابن سینا، ابوسینا ،فلسفے، اسلامی طب اور قدرتی علوم میں مہارت رکھتے تھے۔ کم عمری ہی سے، انہوں نے بطور معالج اور استاد کے شہرت پائی، طب کے بارے میں بہت سارے مفصل مقالات لکھے۔ ان کی اشاعت "دی کینن" جس میں بیماریوں کی تشخیص اور ان کے علاج کے لئے مفصل ہدایت موجود ہیں۔ابن سینا کا خیال تھا کہ نبض اور پیشاب کی جانچ پڑتال کرکے بہت ساری بیماریاں تشخیص کی جاسکتی ہیں، اس کی دوسری کامیابی شیر خوار بچوں کی دیکھ بھال کے لئے کچھ تجاویز تھیں اور، اس عقیدے کی بنیاد پر کہ خراب پانی بہت سی بیماریوں کا ذمہ دار ہے، گویا اس نے طب کی تاریخ میں بہت تعاون کیا۔

الکندی کی خدمات

الکندی (800-870)نے طب کی تاریخ میں مزید کردار ادا کیا۔ یہ اسکالر گیلن کے کام سے بہت زیادہ متاثر ہوا تھا، اور (میڈیکل فارمولری) میں، انہوں نے پودوں، جانوروں اور معدنیات سے منسلک بہت سی تیاریوں کو بیان کیا۔

بہت سی کتابیں تحریر کی،جس میں، جڑی بوٹیوں کی دواؤں، خوشبودار مرکبات، جیسے کستوری اور غیر نامیاتی ادویات پر مبنی معلومات موجود تھیں۔

Dialogue Social Science Review (DSSR)
www.thedssr.com
ISSN Online: 3007-3154
ISSN Print: 3007-3146
Vol. 3 No. 8 (August) (2025)

طب اسلامی میں ابن النفیس کی خدمات اور نظام تنفس

ابن النفیس طب کی تاریخ میں سانس کی گردش کے نظام کو سمجھنے والے پہلے اسکالر کی حیثیت سے جانے جاتے ہیں۔ انہوں نے دل کو دو حصوں میں تقسیم کیا۔ النفیس نے بیان کیا کہ خون صرف پھیپھڑوں سے گزر کر دل کے ایک رخ سے دوسری طرف جاسکتا ہے۔انہوں نے مشاہدہ کیا کہ پھیپھڑوں میں خون ہوا کے ساتھ ملا ہوا ہے، اس کا دوسرا مشاہدہ یہ تھا کہ دل کو آس پاس کے کیپلیریوں کے جال نے پروان چڑھایا ہے، چار صدیوں بعد بھی ایسا نہیں ہوگا کہ اس تھیوری کو دوبارہ دریافت کیا جائے۔اسی طرح انہوں نے شریانوں کی دھڑکن دل کے عمل سے پیچھے رہ جانے کا تعین کیا۔اور النفیس کے مطابق خون کی حرکت روح پھیلانے کا ایک ذریعہ ہے۔ان کے کام کا بہت ہی کم حصہ لاطینی میں ترجمہ ہوا تھا، لہذا ان کے کام کا مغربی سائنسدانوں نے بری طرح سے فائدہ اٹھایا۔ اسلامی طب میں ان کی دوسری بڑی خدمت ان کے دواسازی کے کام تھے۔(7)

اسلامی طب کے دیگر معاونین

سیر اپیئننے طب کی مغربی تاریخ کو متاثر کیا۔بہت سی ایسی مثالیں عربی خطوں سے متعلق ان کی طبی کتابوں میں موجود تھی کہ مغربی طب میں وہ موجود ہی نہیں تھا، اور چھٹی صدی میں فارسی کے ڈاکٹر، برزو نے ہندوستان کا سفر کیا،اور اس کے علاوہ بہت سے علاج لائے تھے، علاوہ ازیں اس نے ہندوستانی معالجین سے معلومات اکٹھی کیں۔

سنسکرت کے بہت سے کاموں کا عربی میں ترجمہ کیا گیا تھا اور ہندوستانی طب کو یقینا اسلامی طب کے مرکز میں رکھا گیا تھا۔

اسی طرح الطبری،نے ایک کتاب "حکمت کی جنت" کے نام سے لکھی، جو زیادہ تر گیلن اور ہپپوکریٹس کے ابتدائی کاموں کا مجموعہ تھی۔طبری کا کام عمومی پیتھالوجی، اور عمومی علاج کے اصول،سر پر اثر انداز ہونے والی بیماریوں،آنکھوں، ناک، چہرے اور منہ کی بیماریاں،اعصابی بیماریاں،سینے اور گلے کے امراض،معدہ،آنتوں، کی بیماریاں،جگر،دل اور پھیپھڑوں کے امراض پر مشتمل تھا۔

الحکم نے عالم اسلام میں طبی سائنس کی سب سے قدیم کتاب لکھی جس میں انہوں نے یونانی ذرائع پر بہت زیادہ توجہ مبذول کروائی، جس میں جسمانیات، سرجری اور عام صحت کی دیکھ بھال کے بارے میں معلومات بھی شامل ہیں۔

ایسے ہی یوحنا ابن مسویح کو یونانی سے عربی زبان میں ترجمہ کرنے والے عظیم مترجمین میں شمار کیا جاتا تھااور انہوں نے 'آنکھوں کے عارضے،پر ایک مختصر کتاب، جس میں بیانات، تشخیص، علامات اور بیماریوں کے علاج لکھے ہیں تحریر کی۔

ہنان ابن نشاک مختلف مضامین کا احاطہ کرنے والے طب کے ممتاز مصنف تھے۔ انہوں نے ایک کتاب "کتاب کا تعارف برائے طب" بھی لکھی۔(8)

اخلاقیات اور طب

اخلاقیات دین اسلام کا اہم جزء ہیں۔انسانوں کی خدمت بھی اسلامی اخلاقیات کا حصہ ہیں۔ مریضوں کے دیکھ بال اور ان کی نگرانی اخلاقیات اسلامی میں سے ہیں۔ طبی اخلاقیات انسانوں کے عقائد، رویوں، جذبات اور وجوہات، کو واضح کرتا ہیں۔ جدید طبی علاج طبی تحقیق کے بعد مختلف ایڈوانس طریقوں سے ہونے لگا۔ جیسے انسانی تولید، بچوں کا جینیاتی علاج،جسمانی اور ذہنی معذور افراد کی صحت کی دیکھ بھال وغیرہ۔(9)

حالیہ سائنسی اور تکنیکی ترقیوں کے نتیجے میں متعدد پیچیدہ امور پھیل گئے ہیں جس نے بڑے پیمانے پر صحت سے متعلق پیشہ ورانہ افراد، مریضوں اور معاشرے کے لئے اخلاقی خرابیاں پیدا کی ہیں۔ جن کے حل کے لئے ماہر لوگ مختلف رائے دیتے ہینجس کامقصد معاشروں کے افراد کو صحت کے خاطر خواہ فوائد پہنچانا ہیں ۔ جیسے کہ سگریٹ، تمباکو نوشی کو غیرقانونی بنانے کی طرف پیش قدمی کرنا۔

اسلامی قانون کے مطابق بیماری کے علاج کی ضرورت

اللہ تعالیٰ نے انسانی ضروریات کے مسئلے کو اہم اصولوں میں تقسیم کیا گیا ہے جوکہ

Dialogue Social Science Review (DSSR)
www.thedssr.com
ISSN Online: 3007-3154
ISSN Print: 3007-3146
Vol. 3 No. 8 (August) (2025)

1- مذہب کی حفاظت
2- جان کی حفاظت
3- عقل و دانش کی حفاظت
4- نسل و نسب کی حفاظت
5- مال و املاک کی حفاظت ہیں۔

ان میں زندگی اللہ کا حق ہے جس کا خیال رکھنا اور بیماری، و دیگر کے کسی بھی خطرے سے محفوظ رہنے کی ضرورت ہے۔ اگر ہم بیماری کا سامنا کر رہے ہیں تو، اللہ نے حکم دیا ہے کہ ہم علاج تلاش کریں اور اللہ سبحانہ تعالیٰ سے صحت یابی کی دعا کریں۔ایسے ہی علم حاصل کرنے کے لئے اپنی عقل کا استعمال کرنے کی ضرورت ہے اور ایسے امور سے بھی بچنا ہے جو ہمارے دماغ کو گمراہ اور تباہ کرتے ہیں۔ نسب کے پہلو میں، اسلام نکاح کی اجازت دے کر اس کی حفاظت کرتا ہے۔ ہماری اولاد زنا اور بدکاری سے منع کرکے محفوظ ہے جو انسانی نسبت کو نقصان پہنچا سکتی ہے۔

اسلام صحت کی دیکھ بھال اور بیماریوں کے علاج کے پہلو پر بہت فکر مند ہے۔ مسلمانوں کو بھی تاکید کی ہے کہ وہ اپنے جسم کی دیکھ بھال کریں۔لیکن کسی بھی چیز کو غیر قانونی استعمال نہیں کرے۔ علاج کی ضرورت تب لازمی ہوجاتی ہے، جب مسلمان تکلیف برداشت نہیں کرسکتے یا یہ کہ بیماری جان لیوا ہو۔اور حلال دوامریضوں کو ہونے والے نقصان سے نہیں روک سکے۔ تب حرام کا استعمال ایک ضرورت ہےاور ڈاکٹروں یا صحت کے پیشہ ور افراد اس کی تصدیق اور منظوری دے

ایسے ہی جائز ہونے کے ثبوت کے لئے قران مجید میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ-(10)

ترجمہ:اللہ نے آپ پر صرف مردہ گوشت، خون، اور سور کا گوشت حرام کیا ہے، اور جس پر اللہ کے سوا کوئی دوسرا نام پکارا گیا ہے۔ لیکن اگر کسی کو ضرورت کے مطابق مجبور کیا جائے،نہ کہ جان بوجھ کر نافرمانی کی، اور نہ ہی حد سے تجاوز کرنے سے، تو وہ بے قصور ہے۔ اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَبَعَثَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِبِلِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ: اشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا-(11)

ترجمہ:ایسے ہی حدیث میں بھی انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگ قبیلہ عرینہ سے آئے اور مدینہ منورہ میں بیمار ہوگئے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ وہ اونٹوں کا پیشاب اور دودھ علاج کے لئے استعمال کریں۔

گویا نبی کریم ﷺ کے کہنے پر پیشاب سے علاج کروایا۔

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، وَالزُّبَيْرِ فِي قَمِيصٍ مِنْ حَرِيرٍ، مِنْ حِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا-(12)

ترجمہ:انس بن مالک (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر اور عبد الرحمٰنؓ کو ریشمی لباس پہننے کی اجازت دی کیونکہ وہ کھجلی کا شکار تھے۔“حالانکہ اللہ کے رسول ﷺ نے مردوں کے لئے ریشم پہننا قطعی طور پر منع کیا ہے۔

یعنی اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے طبی مقاصد کے لئے اس کی اجازت دی۔لیکن بہت ساری احادیث میں حرام سے علاج سے منع بھی فرمایا۔

إِنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ الدَّاءَ وَالدَّوَاءَ، وَجَعَلَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً فَتَدَاوَوْا وَلَا تَدَاوَوْا بِحَرَامٍ-(13)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بے شک اللہ نے بیماری اور اس کا علاج دونوں اتارا ہے،، لہذا اپنے آپ کو طبی طور پر علاج کرو، لیکن حرام سے نہیں۔

Dialogue Social Science Review (DSSR)
www.thedssr.com
ISSN Online: 3007-3154
ISSN Print: 3007-3146
Vol. 3 No. 8 (August) (2025)

نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيثِ۔(14)

ترجمہ:سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپاک دوائی سے منع کیا ہے۔

سُوَيْدُ بْنُ طَارِقٍ، أَوْ طَارِقُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنِ الخَمْرِ فَنَهَاهُ عَنْهُ فَقَالَ: إِنَّا نَتَدَاوَى بِهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهَا لَيْسَتْ بِدَوَاءٍ وَلَكِنَّهَا دَاءٌ۔(15)

ترجمہ:طارق ابن سوید یا سوید ابن طارق نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کے متعلق پوچھا، لیکن انہوں نے اس سے منع کیا۔ اس نے پھر اس سے پوچھا، لیکن انہوں نے اس سے منع کیا۔ اس نے کہا: یا رسول اللہ! یہ ایک دوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " کوئی بیماری نہیں جس کی دوا حرام میں ہو۔

جہاں تک حرمین کے دوائیوں کے استعمال سے دور ہونے کی نشاندہی کرنے والی روایتوں کا تعلق ہے تو وہ علماء کے مطابق جہاں کوئی متبادل دستیاب ہے۔، ایسی صورت میں، حرام دوا سے فائدہ اٹھانا حرام ہوگا۔ اس کے برعکس"حرام کی دوائی سے علاج تلاش کرنا اس وقت جائز ہے جب کسی کا علاج ٹھیک ہوجاتا ہے، اسی طرح جب بھوک سے مرتے ہو اور پیاس سے مرتے ہو تو شراب پینے کا جواز ہیں۔

د رآمد اور برآمد شدہ میڈیسن و ادویات ایک تاریخی جائزہ

اس کو عرف عام میں ایلوپیتھی کہا جاتا ہے، جس کا مطلب تھا علاج کا مختلف طریقہ۔ کہ اس میں میڈیسن کے علاوہ بہت کچھ شامل ہے۔ جسمیں جڑی بوٹیوں پر ریسرچ اور قدرتی چیزوں سے اخذکردہ دوائیں، لیبارٹری میں بنائی گئی دوائیں اورتحقیق،فزیکل میڈیسن، یعنی ورزش وغیرہ کے متعلق ہدایات موجود ہے اس کے بانیوں میں الزہراوی شامل ہیں۔اسی طرح غذائیت کے مباحث اورغذائی اجزا کی تفصیل بھی میڈیسن کی شاخ ہے۔

طب کی تاریخ میں، اسلامی میڈیسن بیسویں صدی کی اہم ٹیکنالوجی ہیں۔مغربی دنیا میں اسلامی طب کے بارے میں بڑھتی ہوئی علمی دلچسپی اور اسلامی میڈیسن سازی نے مغرب کو اسلامی فکر تک رسائی حاصل کرنے کے قابل بنا دیا، اسلامی دواؤں کے ساتھ ساتھ ایک نبوی طب تھا۔ پیغمبری میڈیسن حضرت محمدﷺ کے زمانے میں تیار کی گئی تھی اور اس میں جڑی بوٹیاں، حفظان صحت اور غذائی مشقیں اور ورزش کے نظام شامل ہیں۔ابتدا میں مسلمانوں نے ایک میڈیکل گروپ اور طبی علاج پر مشتمل ایک لب لباب تیار کیا جو قران اور حدیث پرمشتمل ہے۔ جسے پیغمبری طب کہا جاتا ہے جو مسلم دنیا میں بڑے پیمانے پر مستعمل ہے۔ کیونکہ ابتدائی مسلمانوں کا خیال وہی حضرت محمد کے قول کے مطابق تھا کہ کوئی بیماری لا علاج نہیں بھیجی گئی ہے۔

شمالی افریقہ، مغربی اور جنوبی ایشیاء میں مسلمانوں نے قرآن اور سنت کی رہنمائی کرتے ہوئے، ساتویں صدی کے آخر میں دنیا کے ایک وسیع علم پر قابو پایا۔ (16)

ارتقائی ادویہ کے بانی رینڈولف نیس کے مطابق، انسانی جینوم(ارتقائی حیاتیات) پر حالیہ تحقیق نے انسانی جسم اور اس کی جینیاتی کمزوریوں کے بارے میں طب کو وسیع کردیا ہے۔ میڈیکل سائنس کے مطابق جینیاتی امراض،ماحولیات اور بیماری کے مابین گہرے تعلقات ہیں۔

ادویات سازی میں حلال و حرام کا جائزہ

مسلمانوں کو اپنے مومن ہونے کے ثبوت کے لئے اللہ تعالیٰ کے سپرد اپنے جسم کی دیکھ بھال کرنے کی ضرورت ہے۔ایک صحتمند جسم ذہین ذہن پیدا کرتا ہیں جس کے نتیجے میں عبادت اور روز مرہ کے کام میں آسانی ہوتی ہیں۔ لہٰذا مسلمانوں کو لازم ہے کہ وہ ذمہ داری نبھانے کے لئے ایک مضبوط اور صحتمند جسم کے حامل ہو۔تاہم، ہماری صحت کی دیکھ بھال کرنے اور کسی بیماری کے علاج کے لئے دوائی ڈھونڈنے میں حلال اور حرام کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

طب میں حلال اور حرام کے مسائل نجس یا حرام پروڈکٹس جیسے الکحل، منشیات، خنزیر، گائے اور اسی طرح کی دوائیں اور ان میں ملاوٹ کی وجہ سے ہیں ملیشیاوغیرھما کےمسلمان ان مسائل پر تشویش میں مبتلا ہیں

Dialogue Social Science Review (DSSR)
www.thedssr.com
ISSN Online: 3007-3154
ISSN Print: 3007-3146
Vol. 3 No. 8 (August) (2025)

اسلام میں کچھ کھانے کی اشیاء جو ممنوع ہے ان میں خون، خنزیر، اورایسی چیزیں شامل ہیں جو نشہ آور ہیں۔ اس کے علاوہ، حرام کے ذرائع سے آلودہ ہونے والی مصنوعات کی بھی ممانعت ہے۔اسی طرح طبی ماہرین نے نشہ آور اشیاء پر جدید تحقیق کے بعد یہ نتیجہ نکالا،کہ کوئی بھی ایسا موادجو انسانی جسم میں تحلیل ہو کر کیمیائی تبدیلی لائے اور انسان کے رویوں میں تبدیلی لائے،نشہ کہلاتا ہے اور وہ حرام ہے جیسے (جیسے،بھنگ،چر س افیون،ڈرگز میڈیسنز ،مارفین،کوکین وغیرہ سب اسی میں ہی شامل ہیں۔

چونکہ دوائیوں کا استعمال بیماری سے بچنے اور صحت کو بہتر بنانے کے لئے کیا جاتا ہے۔ اسی لئےمسلمانوں کو وہ دوائیں لینی چاہیئے جو اللہ کے حکم کے مطابق ہو مثلاً

جو دوائیں حلال ہیں اور ان کے ذریعے علاج کرانے میں کوئی حرج نہیں ان میں مندرجہ ذیل باتوں کا لحاظ رکھنا چاہیے

1- جانوروں میں سے ایسے مادے شامل نہ ہو،جو حلال نہیں ہیں یا اسلامی قانون کے مطابق ذبح نہیں کیے گئے ہو۔
2- ۔اس میں ایسے مادے شامل نہ ہو، جو اسلامی قانون کے ذریعہ نجس سمجھے جاتے ہیں
3- استعمال شدہ، غیر زہریلا، یا نشہ کا سبب نہ بنے۔ اور صحت کے لئے نقصان دہ نہ ہو۔
4- اسلامی قوانین کے مطابق نجس سے آلودہ آلات کا استعمال کرتے ہوئے تیار نہ کیا گیا ہو۔
5- انسانی جسم کے اجزاء یا مصنوع پر مشتمل نہ ہو جس کی اسلامی قانون کے ذریعہ اجازت نہیں ہے۔

اس امت کیلیے کوئی بھی چیز حرام کی گئی ہے تو اس کی وجہ اس چیز کا خبیث ہونا ہے۔اور اللہ تعالی نے ان چیزوں کو حرام قرار دے کر اس امت کو مزید تحفظ دیاہے۔ اس لیے بیماریوں اور امراض سے شفا اگر حرام چیزوں میں تلاش کی جائیں تو یہ مناسب نہیں، کیونکہ اگر حرام چیز بیماری کے خاتمے کیلیے مؤثر ہو سکتی ہے تو اس کے مضر اثرات دل میں موجودہ بیماری سے بڑی بیماری پیدا کر دیں گے۔گویا کہ حرام چیز سے علاج کرنے والا قلبی بیماری کے عوض میں جسم کو تندرستی دینے کا سودا کرتا ہے۔گویا حرام چیز اس لیے حرام ہے کہ وہ بذات خود بیماری ہے، اس لیے ان چیزوں کو بطور دوا بھی اپنانا جائز نہیں۔اسی لیئے حرام سے بچنے کیلیے ہر دوائی کے بارے میں تفتیش کرنی ہو گی

اسلامی فقہ اکیڈمی کے بیان کردہ شمارے کے مطابق بہت سی ایسی ادویات ہیں جن میں الکحل کی مختلف مقدار پائی جاتی ہے جو کہ ایک فیصد سے لیکر 25 فیصد کے درمیان ہوتی ہے، ان ادویات میں سے اکثر ایسی دوائیاں ہیں جو کہ زکام، گلہ بند ہونے، اور کھانسی جیسی عام و معروف بیماریوں کیلیے استعمال ہوتی ہیں، نیز ان بیماریوں کیلئے موجود ادویات میں 95 فیصد ادویات میں الکحل پائی جاتی ہے، جس کی وجہ سے الکحل سے خالی ادویات کی تلاش بہت مشکل ہو جاتی ہے،۔اگر الکحل سے پاک ادویات مسلمان کیلئے میسر نہ ہوں تو پھر الکحل ملی ہوئی ادویات مسلمان استعمال کر سکتا ہے، بشرطیکہ کہ کوئی اس پیشے کا ماہر طبیب اس کیلیے یہ دوا تجویز کرے۔(17)

اگر کوئی ایسی دوا پائی جائے جس کی زیادہ مقدار استعمال کرنے پر نشہ ہونے لگے، یا اس دوائی میں خنزیر کی چربی اس انداز سے شامل ہو کہ وہ اپنا وجود برقرار رکھے ہوئے ہو، تو ایسی صورت میں وہ دوا استعمال کرنا جائز نہیں ہے اور نہ ہی اسے فروخت کرنا جائز ہے۔مگر یہ کہ بیماری مہلک یا ناقابلِ برداشت ہو اور مسلمان ماہر دین دار طبیب یہ کہہ دے کہ اس بیماری کا علاج کسی بھی حلال چیز سے ممکن نہیں ہے۔ اور یہ یقین ہو جائے کہ شفا حرام چیز میں ہی ہے، اور کوئی متبادل موجود نہیں ہے تو مجبوراً بطورِ دوا و علاج بقدرِ ضرورت حرام اشیاء کے استعمال کی گنجائش ہوتی ہے ورنہ نہیں۔

حلال دواسازی کے بارے میں اسلامی تعلیمات

اللہ کے حدود میں سے ایک حلال و حرام کا ہے جس کو یقینی بنانے کے لئے ملائشیا میں دوائیں ایم او ایچ کے ساتھ رجسٹرڈ کرا کے اس بات کو یقینی بنایا جاتا ہیں کہ، رجسٹرڈ دوا ساز مصنوعات کی حفاظت اور معیار کے ذمہ دار ہیں۔اس کے علاوہ، ڈرگ کنٹرول اتھارٹی (ڈی سی اے) فارماسیوٹیکل کمپنیوں سے مطالبہ کرتی ہے کہ آیا ان کی مصنوعات

Dialogue Social Science Review (DSSR)
www.thedssr.com
ISSN Online: 3007-3154
ISSN Print: 3007-3146
DIALOGUE SOCIAL SCIENCE REVIEW
SLOGAN HERE
Vol. 3 No. 8 (August) (2025)

میں جانوروں سے پیدا ہونے والے مواد پر مشتمل مواد موجود ہے؟ اور لیبل کے ذریعہ یہ بتایا جاتاہے کہ اس میں جانوروں کے مصنوعات شامل ہیں جیسے کہ یہاں میگنیشیم سٹیراٹی، گلیسرین یا جلیٹن جیسے خام مال موجود ہیں جو جانوروں کے ذریعہ سے نکل سکتے ہیں۔یعنی لیبل لگانے سے صارفین خاص طور پر مسلمان، ہندو، سبزی خور اور مخصوص الرجی والے صارفین کو ان مصنوعات کو استعمال کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔

اس کے علاوہ حلال ادویہ سازی میں، محکمہ اسلامی ترقیاتی ملیشیا (جے اے سی آئی ایم) اور اسٹیٹ اسلامک ڈیپارٹمنٹ (جے اے این) ملائشیانے فارماسیوٹیکل مصنوعات کے لئے حلال سرٹیفیکیشن متعارف کروانے میں ایک اہم کردارادا کیا ہے جس کی بنیاد پر دنیا میں پہلے حلال فارماسیوٹیکل اسٹینڈرڈ ہے جو ایم ایس 2012تا 2024ہے۔اس کے مطابق،2013سے ڈی سی اے کی رجسٹرڈ دوا ساز مصنوعات کے لئے حلال لوگو کے استعمال کی اجازت دیتا ہے(18)

حرام مصنوعات سے تیار کی گئی ادویات اور طبی یا جراحی آلات میں اس کا استعمال

جیسے جیسے سائنس ترقی کرتی چلی گئیں علاج ومعالجہ کے طریقے بھی بدلتے رہے، نئی نئی تحقیقات سامنے آتے رہیں سرجری کے نئے نئے آلات تیار ہونے لگے اور ان کا استعمال بھی ہونے لگا ، علاج کے لئے نئے آلات اور نئی نئی تکنیک، حساس مشینیں تیار کی گئیں جن کے ذریعہ انسانی جسم کے باریک سے باریک حصے کو دیکھا اور سمجھا جانے لگا

جانوروں سے حاصل شدہ مصنوعات کا استعمال بہت سارے شعبوں میں ہوتا ہے، جیسے۔ اینستھیسیولوجی، نفسیاتی، آرتھوپیڈک، پلاسٹک اور عمومی سرجری،اسی طرح بہت سی دوائیں پہنچانے کے لئے استعمال ہونے والے کیپسول کے خول جیلیٹن سے بنائے جاتے ہیں، جو ایک پروٹین ہے جوکہ جلد، رگوں، سوروں اور گائیوں کی ہڈیوں کی ہائیڈروالیسس کے ذریعہ تیار کیا جاتا ہے۔ کچھ ایسی ادویات جن میں جانوروں کے اجزاء (پورین یا بائیوین) کا استعمال ہوتا ہیں کی کچھ مثالیں، اموکسائیلن، اومیپرازول،وارفرین، پرینیسولون، آکسینورم اور ہیپرین وغیرہ ہیں۔اس کے علاوہ بنیادی طور پر دوائیوں کی گولیوں میں پایا جانے والا میگنیشیم اسٹیراٹ سور کے گوشت اور چربی سے حاصل کیا جاتا ہے۔

اسی طرح رالائنس گلیز، شیلک: لاک کیڑوں سے چھپا ہوا ایک گوند والا مواد، جنوب مشرقی ایشیاء کے جنگلات میں پایا جانے والا ایک خوردبینی کیڑایہ گولیاں اور کیپسول کیلئے کوٹنگ میٹریل کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔اب جن دوائیوں میں ان اجزاء کی نشاندہی ہوتی ہیں ان کا استعمال حرام کے زمرے میں آتا ہے۔اسی طرح دواسازی کی صنعت میں ایک اہم پروڈکٹ جیلیٹن بنیادی طور پر سخت اور نرم کیپسول بنانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ گولیاں، ایملشنز، سپوسٹریز اور شربت میں بھی اس کو شامل کرتے ہیں۔ ایک سروے کے مطابق کھانے کی صنعت میں 125 سال سے زیادہ عرصے سے جیلاٹین استعمال ہورہی ہے۔ پرادویات میں بہت سے شربتوں کے فارمولوں میں الکحل کا استعمال بھی ایک مسئلہ ہے۔ستمبر2005کے ممبئی ٹائمزکے شمارے میں ڈینش میڈس ایجنسی کا یہ بیان شائع ہوا جس میں انہوں نے مسلمانوں کو یہ اطلاع دی، کہ آج کل کے ہر کیپسول اور گولی کی ساخت میں جلے ٹین شامل ہوتی ہے۔ یورپ،امریکہ،جاپان،کوریا وغیرہ غیر مسلم ممالک میں حلال کا کوئی تصور نہیں ہے۔ وہاں جلے ٹین بنا نے کے لئے گدھے،کتے اور سور و غیرہ ناپاک اور حرام جانوروں کی کھال استعمال ہوتی ہے۔ چونکہ سور یا خنزیر کے علاوہ دیگر جانوروں میں ایک مخصوص بیماری میڈ کا خطرہ گذشتہ کئی سال سے بڑھ گیا تھا اس لیئے اب یورپ کی تمام دوا ساز کمپنیاں صرف سور کی کھال سے ہی جلے ٹین تیار کر رہی ہیں۔یہ تیارہ شدہ جلے ٹین سفید دانے دارسفوف کی شکل میں تمام دنیا کے دوا ساز اداروں کو فروخت کی جاتی ہے۔جلے ٹین نہ صرف ادویات بلکہ بازار میں دستیاب22290فیصد غذائی اشیا ء کا اہم جزء ہے۔ جلے ٹین اگر چہ حلال جانوروں کو اسلامی طریقے سے ذبح کرنے کے بعد ان کی کھال سے بھی حاصل کیا جا سکتا ہے مگر مسلم ملکوں میں ملیشیا کے علاوہ کسی دیگر اسلامی ممالک نے اس طرف توجہ نہیں دی ہے‘محض ملیشیا اپنی ادویات کی صنعت اور غذائی ضروریات کے لئے حلال جلے ٹین تیار کرتا ہے۔ اس کاپڑوسی

Dialogue Social Science Review (DSSR)
www.thedssr.com
ISSN Online: 3007-3154
ISSN Print: 3007-3146
Vol. 3 No. 8 (August) (2025)

مسلم ملک انڈونشیا اور ایران اپنی ضروریات کے لئے ملیشیاسے جلے ٹین درآمد کرتے ہیں۔ بہرحال ملیشیا کے علاوہ ہر جگہ یوروپ سے آمد شدہ خنزیر کی ناپاک اور حرام جلے ٹین دوا استعمال ہوتی ہے۔(19)

چند ایک ادویات میں ان کے استعمال کی نشاندہی کی ہے جیسے

1- ڈیفین ہائیڈرمائن ہائیڈروکلورائد 500 ملی گرام / 25 ملی گرام
2- اموکسیلن ٹرائہائڈریٹ 500 ملی گرام
3- سیفلیکسن 500 ملی گرام
4- سیفلیکسن مونوہائیڈریٹ 500 ملی گرام
5- ڈوکسائکلائن ہائیکلٹ 100 ملی گرام
6- ہائیڈرو آکسیجن پامیٹ 50 ملی گرام
7- ہائیڈرو آکسیجن پامیٹ 25 ملی گرام
8- اومیپرازول 20 ملی گرام وغیرہ

اسلامی غذائی قوانین کے مطابق پروڈکٹس کو استعمال کرتے وقت پروڈکٹ لیبلز کو دیکھنا چاہیئے اورحرام اجزاء کی نشاندہی کی صورت میں ان کے استعمال میں ازحد احتیاط برتنی چاہیے۔ایسے ہی ڈریسنگس میں پورسین،بورین، مویشیوں یا انسانی وسائل استعمال ہو تے ہیں۔ مثال کے طور پر ہائیڈروکولائڈز، جلد پھیلنے والی گرا فٹ وغیرہ۔(20)

اس کے علاوہ آلات جراحی (مثال کے طور پر میش، ہڈی، آرتھوپیڈک اسپیسر، میٹرکس ہیموسٹاسس) وغیرہ میں بھی بائیوین یا ہیومن سورس ہوسکتے ہیں۔

اصل میں معاملہ یہ ہے کہ میڈیکل میں اساتعمال ہونے والے طبی جراحیمصنوعات کی پیداوار سے نا واقفی مریضوں کو اس حق سے محروم رکھنا ہے ، کہ وہ اپنے جسموں میں کیا لے رہے ہیں۔

اسی حق کو استعمال کرتے ہوئے احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ

1- مختلف کھانے پینے، چاکلیٹ، بیکری اشیاء اور مشروبات کے اوپرمختلف قسم کے ای کوڈز، اگر آن لائن چیک کیے گئے تو ان میں غیر جائز (جانوروں کے حرام حصے) اشیاء موجود ہوں گی۔

2- طبی یا جراحی سے متعلق معالجے اور ان میں موجود مواد اور مستعمل اجزاء کے بارے میں مریضوں کو سارا اعتماد محض معالجوں پر نہیں کرنا چاہیئے چونکہ اس طرح کی ذمہ داری بڑی حد تک نگہداشت فراہم کرنے والے کو منتقل کردی جاتی ہے،جو کہ سراسر غلط ہیں۔

3- معالجوں اور نگہداشت فراہم کرنے والوں کو دوا / جراحی سے متعلق غیر جائز اشیا کے بارے میں اہم معلومات کی فراہمی، جدید دور کا چیلینج ہے۔ جس کو منظم انداز کے ساتھ نمٹنے کی ضرورت ہے۔ اس سمت کا پہلا قدم صحت عامہ کے حکام، وزارت صحت، وفاقی ڈرگ ریگولیٹری ایجنسیوں، فوڈ/مشروبات کو ریگولیٹ کرنے والی ایجنسیوں اور صحت کے پیشہ ورانہ اداروں کواس مسئلے کے طور پر غور کرنا ہو گا۔، جس میں اہم مذہبی افواہیں بھی ہیں۔

4- طبی علاج کے طریقہ کار کے ایک حصے کے طور پرروحانی طریقہ علاج جیسے شفاعت نماز، غیر اخلاقی افعال سے دوری،اور غیر رسمی تکنیکوں کا استعمال ہے۔ایسی روحانی بنیاد پر تراکیب بھی اسلامی طب کی ایک خصوصیت ہیں۔

5- حرام اور حرام سے متعلقات کے نقصانات کے بارے میں آگاہی فراہم کرنی چاہیئےکیونکہ ماڈرن دور میں چونکہ نشہ آور اشیاء کا استعمال ایک تہذیب بن چکا ہیں مگر اسلام نے منشیات کے علاوہ تمام نشہ آور اشیاء کو حرام قرار دیا ان میں جیسے حشیش جس کے مضر صحت ہونے کے بارے میں ابن سینا کہتے ہیں ان کی بڑی مقدار منی کو خشک کر دیتی ہیں۔اور اس طرح آدمی کے جنسی جذبے کو ختم کر دیتی ہے۔

منشیات کے کثرت استعمال سے خون کے اندر کے سُرخ ذرات ختم ہوجاتے ہیں۔ ان کا ابتدا سگریٹ نوشی سے ہوتا ہے ہے۔ سگریٹ کے نقصانات سے انکار ممکن نہیں بہت سے ایسے طبی مسائل ہیں جو اس کی وجہ سے جنم لیتے

Dialogue Social Science Review (DSSR)

www.thedssr.com

ISSN Online: 3007-3154

ISSN Print: 3007-3146

Vol. 3 No. 8 (August) (2025)

DIALOGUE SOCIAL SCIENCE REVIEW
SLOGAN HERE

ہیں مثلاً نبض کی رفتار سست پڑھ جاتی ہے شریانیں متورم ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے جسم میں سورش پیدا ہو جاتی ہیں سگریٹ کے استعمال سے جسم میں آکسیجن کی کمی ہوجاتی ہے،پھیپھڑوں کی سورش،جگر کے بڑھنے،معدہ اور آنتوں میں زخم،مرگی اور تشنج جیسے اذیت ناک بیماریوں کا سبب بن کر اسے موت کی طرف دھکیل دیتی ہیں۔(21)

بصورت مجبوری جلاٹین کا استعمال دواؤں اور غذاؤں دونوں میں درست ہوگا کیونکہ جلاٹین جدید طریقوں سے اشیاء میں تبدیلی کرکے تیارکیا جاتا ہے، اور حقیقت وماہیئت کی تبدیلی سے حکم بدل جاتاہے۔

دورحاضر کی بیماریاں اور جدید طریقہ علاج میں حلال و حرام کے مسائل

جب ہم جدید تہذیب اور پرانی تہذیب کا موازنہ کرتے ہیں تو جدید "تہذیب کی بیماریوں " (ہائی بلڈ پریشر، موٹاپا، ذیابیطس، کینسر، کارڈیو ویسکولر بیماری) میں اضافہ دیکھنے کو ملتا ہیں جو کہ جدید "غذاوں اور طرز زندگی کے مختلف ہونے کی و جہ سے ہیں۔

اسلامی طب اور ارتقائی طب کا اگرموازنہ کیا جائے تو دونوں انسانی جسم میں موجودبیماریوں کوتسلیم کرتے ہیں اسلامی طب کے مطابق، قرآن اور حدیث مسلمانوں کو اعتدال کے ساتھ زندگی بسر کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔ اور قرآن اور حدیث میں دواؤں کے علاج کے حلال طریقوں جیسے زیتون کا تیل، کھجور، سیاہ بیج، شہد اور سرکہ کے استعمال کی تلقین کرتا ہے۔ مزید یہ کہ حضرت محمد نے صحت کے لئے مختلف کھانے پینے کے ساتھ ساتھ ورزش کے فوائد (یعنی گھوڑے کی سواری، تیر اندازی، تیراکی) کو بھی خوب سراہا۔ حضرت محمدﷺ دانتوں کی صفائی کے حامی تھے اور انہوں نے دانتوں کو صاف کرنے کے لئے مسواک، کے استعمال کا حکم دیا۔اسلامی دواؤں میں کھانے کی اشیاء کا ایک ذخیرہ اندوزی موجود ہے جو مدافعتی نظام کو متحرک اور جسم میں اینٹی بیکٹیریل، اینٹی وائرل، اینٹی آکسیڈینٹ، پیدا کرتی ہیں۔ قدرتی کھانے، جڑی بوٹیاں، کالی بیج، زیتون کی مصنوعات، خربوزے، انار، ہلدی، روٹی گندم، لہسن، انجیر ادرک اور پیاز جیسے مصالحے وغیرہ بڑے پیمانے پر مسلمان استعمال کرتے ہیں۔جدید ارتقائی دوائیوں کے کچھ حامیوں نے مختلف ادویات جیسے ایٹون، کورڈین،وغیرہ کے استعمال کو طرز زندگی میں مفید اور کاربوہائیڈریٹ،شوگر، سوڈیم اور ٹرانس چربی کے زیادہ استعمال کے ذریعے دائمی بیماریوں میں اضافے کے خدشات ظاہر کیے ہیں۔

اسی طرح اسلامی طب یہ تسلیم کرتی ہے کہ تمام جاندار ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔ قرآن مجید نے متعدد آیات میں اس کی نشاندہی کی ہیں، جیسا کہ اللہ پاک کا ارشاد ہے

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ إِنْ يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ۔(22)

ترجمہ:کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمان اور زمین کو صحیح تناسب سے پیدا کیا ہے؟ اگر وہ چاہے تو، وہ آپ کو نکال سکتا ہے اور (آپ کی جگہ) ایک نئی تخلیق لا سکتا ہے۔

وَاللَّهُ خَلَقَ كُلَّ دَابَّةٍ مِنْ مَاءٍ فَمِنْهُمْ مَنْ يَمْشِي عَلَى بَطْنِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَمْشِي عَلَى رِجْلَيْنِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَمْشِي عَلَى أَرْبَعٍ يَخْلُقُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ-(23)

ترجمہ:اللہ نے ہر جانور کو پانی سے پیدا کیا ہے۔ ان میں سے (ایک زمرہ ہے) اپنے پیٹ پر چلتا ہے، (دوسرا جو) دو پیروں پر چلتا ہے، اور (ایک تہائی) جو چار پر چلتا ہے۔ اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

علاج کے جدید طریقہ کار

جدید طریقہ علاج سےطب اسلامی میں مختلف مسائل زیر بحث آئے ان میں کلوننگ، ڈی این اے ٹسٹ، جنیٹک سائنس،(قبل از وقت سکریننگ)پوسٹ مارٹم ،برتھ کنٹرول، کلوننگ ،اعضاء کی پیوند کاری ،پلاسٹک سرجری، ٹیسٹ ٹیوب بے بی ،سروگیسی، پولیو ویکسین ،خون میں تبدیلی حجامہ اور خون سے علاج اور اس جیسے متفرقمسائل شامل ہیں

فقہ اکیڈمی، **ڈی این اے ٹیسٹ** پر گفتگو کے بعد اس نتیجہ تک پہنچی کہ اس کے ذریعہ سے مجرم کی تلاش اور مجرم کے جرم کی تعیین ہوسکتی ہے اس لئے اس کا استعمال جرائم کے سلسلہ میں تو کیا جاسکتا ہے لیکن عائلی معاملات میں ڈی این اے ٹیسٹ کو شہادت کے طور پر تسلیم نہیں کیا جا سکتا(24)

Dialogue Social Science Review (DSSR)
www.thedssr.com
ISSN Online: 3007-3154
ISSN Print: 3007-3146
Vol. 3 No. 8 (August) (2025)

جنیٹک انجینیرنگ کا عمل،اس کے اختیارات اور جدید تحقیق

قرآن میں اللہ پاک کا ارشاد مبارک ہے
لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ-(25)

ترجمہ:بے شک ہم (خدا) نے انسان کو انتہائی کامل شکل میں پیدا کیا۔

جیسے ا للہ نے انسان کو بہترین تخلیق میں پیدا کیا، ایسے ہی کسی کی نسبت کا درست اور مکمل علم بنیادی انسانی حق ہے ضروریات اورحالات کے تقاضوں کے مطابق جدید طریقہ علاج میں"جین تھراپی" ہے اس میں اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ دوسرے اسلامی اصولوں کی خلاف ورزی نہ ہو،یعنی جینیاتی مواد کی پیوند کاری میں بھی اپنانسب محفوظ ہو۔

بچوں کو ایک درست شادی کے ذریعے پیدا ہونے، اور اپنے والدین کو پوری طرح جاننے کا حق ہے۔ اس لئے مصنوعی حمل اور وٹرو فرٹلائزیشن اسی وقت جائز ہے جب عورت کے شریک حیات سے منی کا استعمال کیا جائے۔گود لینے والے بچوں کو اپنے والد کے نام سے پکاریں۔یعنی پرورش بے شک مثبت طور پرکی جائے مگر والدین کی اسی طرح کی منتقلی نہیں ہوتی ہے۔ہر صورت میں، حقیقی والد کی کنیت برقرار رکھنا چاہئے-(26)

قبل از وقت اسکریننگ اور قبل از وقت جنس کا تعین

اللہ نے انسان کی تخلیق ایسے کی ہے کہ عقل دھنگ رہ جاتی ہے قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے
وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ طِينٍ () ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَكِينٍ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا ثُمَّ أَنْشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ-(27)

ترجمہ:اور ہم نے انسان کو مٹی کے سَت سے پیداکیا۔پھر ہم نے اسے ایک محفوظ مقام (رحم مادر)میں نطفہ بنا کر رکھاپھر نطفہ کو لوتھڑا بنایا پھر لوتھڑے کو بوٹی بنایا پھر بوٹی کو ہڈیاں بنایا پھر ہڈیوں پر گوشت چڑھایا،پھر ہم نے اسے ایک اور ہی مخلوق بنا کر پیدا کر دیا۔ پس بڑا بابرکت ہے،اللہ جو سب بنانے والوں سے بہتر بنانے والا ہے۔

اسی طرح ہر ایک کاجود اپنی ماں کے پیٹ میں، ایک بوند کے طور پر چالیس دن تک اکٹھا کر دیا جاتا ہے پھر اسی نطفے کو (القہ) میں تبدیل کیا جاتا ہے، جس کے بعد فرشتہ اس میں روح پھونک دیتا ہے۔گویا کہ حمل کے خاتمے کے 120 دن بعد جنین کی حمل ہوتی ہے۔ جینیاتی مشاورت اور قبل از پیدائش کی اسکریننگ کے لئے زیادہ سے زیادہ رضامندی ہونی چاہیے۔اور دیکھا جائے گا اگر حمل کا تسلسل ماں کی زندگی کو خطرہ میں ڈال دیتا ہے تو پھر تمام مسلم حکام اس پر متفق ہیں کہ حمل کا خاتمہ جائز ہے-(28)

والدین اور بچوں کا رشتہ تمام انسانی رشتوں میں سب سے اہم سمجھا جاتا ہے، بچوں اور والدین دونوں کے باہمی حقوق اور ذمہ داریاں ہیں۔ محبت اور احترام اس رشتے کو سمجھنے کے رہنما اصول ہیں۔دور جدید میں استعمال ہونے والے جدید تحقیقات ماں کے رحم میں چھپے ہوئے بچے کی جنس کا تعین کرنے تک کا اعادہ کر رہی ہیں جس کے بارے میں ما سوائے اللہ پاک کے کسی کو علم نہیں۔بچے اصل میں اسلام کی تعلیمات کے مطابق فطرت پر پیدا ہوتے ہیں۔اس لیئے اگر کسی بھی وجہ سے قدرتی طور پر کسی کا اسقاط حمل ہوتا ہیں تو حضرت محمد ﷺ کا ارشاد ہے "سنن ابن ماجہ" میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بروایت حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ منقول ہے "قسم ہے اس ذات کی جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے بے شک ساقط شدہ حمل اپنی ماں کو بریدہ ناف کے حصے سے کھینچ کر جنت کی طرف لے جائے گا، اگر وہ جنت سے روک دی گئی۔

اس بارے میں کہ"اگر کسی کا اسقاط حمل اس کے ذریعہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے،ہو جائے تو اسقاط حمل نے اس کی ماں کو اس کی نال کے ذریعے جنت میں کھینچ کے لے جاتا ہے-(29)

یعنی ایسا حمل جو چار ماہ یعنی جنین کے اعضاء کی ساخت ظاہر ہوجانے کے بعد، ضائع ہوجائے وہ قیامت کے دن اپنے والدین کی بخشش کا باعث ہوگا ۔لیکن اگر کوئی بچی کے بارے میں جاننااور اسقاط حمل کا ارادہ رکھتا ہو تب حرام ہے سکریننگ کیونکہ بچہ ہو یا بچی ماں باپ دونوں پر یکساں بوجھ اُٹھاتے ۔جو بھی انسان کی جان لیتا ہے، گویا

Dialogue Social Science Review (DSSR)
www.thedssr.com
ISSN Online: 3007-3154
ISSN Print: 3007-3146
Vol. 3 No. 8 (August) (2025)

اس نے ساری بنی نوع انسان کی جان لے لی ہے۔کسی کو جان بوجھ کر زندگی کے خاتمے کا اختیار نہیں، خواہ وہ اپنی ہی ہو یا دوسرے انسان کی موت کا صحیح وقت خدائی فرمان کا معاملہ ہےجامعہ علام اسلامیہ نے بھی اس پر فتویٰ داہر کیا ہے کہ اسقاط حمل کے لئے شرعی عُذر ہونا ضروری ہے جیسا کہ عورت کے پہلے بچے کو اس سے تکلیف ہو،یا اس کا دودھ بند ہو جائے،یا یہ کہ عورت انتہائی کمزور ہو،یا یہ کہ بچوں کی پرورش میں مشقت ہو تب کسی مستند ڈاکٹر سے کرانے میں حرج نہیں، نہ کہ یہ کہ سکریننگ کرنے کے بعد بچی ہو تو اس کا اسقاط کرایا جائے اس صورت میں یہ گناہ کبیرہ ہے۔اور شرط کیا ہے اسقاط حمل کا کہ ایک مخصوص مدت کے اندر ہو جبکہ روح کا وجود نہ ہوا ہو کو کہ تقریباََ ۴ ماہ کے اندر ہے اس کے بعد کسی بھی صورت کرنا حرام اور کبیرہ گناہ ہیں۔(30)

اگر جنیٹک سائنس کے ذریعہ ثابت ہوجائے کہ رحم مادر میں پرورش پانے والا بچہ ایسا ناقص العقل اور ناقص الاعضاء ہے جو ناقابل علاج ہے اور پیدائش کے بعد، تو ایسی صورت میں حمل پر ایک سو بیس دن گذرنے سے پہلے پہلے والدین کے لئے اس کا اسقاط جائز ہے۔ علاج کی غرض سے امراض کی شناخت ، مستقبل کی پیش بندی اور تحقیق کے لئے جنیٹک ٹسٹ کرانا اور اس علم سے فائدہ اٹھانا جائز ہے۔

پوسٹمارٹم اور اعضاء کی ٹرانسپلانٹیشن کا حکم

پوسٹ مارٹم جوکہ اٹوپسی کے نام سے بھی جاناجاتاہے جوکہ موت کے بعد ایک جسم کا جائزہ ہے۔ایک پوسٹ مارٹم کا مقصد موت کی وجہ کا تعین کرناہے۔جس کے ذریعے پوسٹ مارٹس کس طرح ،کب اور کسی شخص کی وفات کے بارے میں مفید معلومات فراہم کرتے ہیں۔

مردہ کی ہڈی کو توڑنا زندہ لوگوں کی ہڈی کو توڑنے کے مترادف ہے،کچھ اسکالرز نے اس بات کا اندازہ لگایا ہے کہ متوفی کے لئے درد محسوس کرنا ممکن ہوسکتا ہے۔ مسلمانوں کی پوسٹ مارٹم کے امتحانات کی اجازت دینے میں ایک بات کا خیال رکھنا لازمی ہیں۔ کہ وہ انسانوں کے ساتھ انسانیت سے سلوک کرے چاہے وہ زندگی میں ہو یا موت۔یہ بدعت برطانیہ کے بہت سے پیتھالوجی محکموں میں تیزی سے پھیل رہی ہے۔اسی طرح اعضا کی پیوند کاری کی اب بہت سارے عرب مسلم ممالک میں حوصلہ افزائی کی جاتی ہے، اور کچھ لوگوں نے اسے "دائمی" خیراتی کام سمجھا ہے۔ اس مسئلے کی جنوبی ایشین مسلم کمیونٹی میں اتنی بحث نہیں کی گئی ہے، کم از کم کچھ حد تک کیونکہ ان ممالک میں اس موضوع پر صرف ایک ہی علمی دلچسپی تھی۔ کہ جسمانی اعضا کی فروخت قطعی طور پر ممنوع ہے۔چونکہ اللہ نے بنی آدم کو مکرم بنایا ہے اور مختلف خصوصیات جو کسی اور مخلوق کو نہیں دی وہ انسان کو دی۔جیسے حسنصورت،اعتدال مزاج،اعتدال جسم،عقل و شعور وغیرہ۔(31)

اب چونکہ جسم اللہ پاک کی امانت ہے اس میں تصرف کرنے کا انسان کو کیا حق ہے؟ اس بارے میں مفتی محمد شفیع صاحب کی رائے ہے کہ

”جانوروں کے کھالوں اعضاء وغیرہ کی طرح انسانی اعضاء کو کاٹنا اور الگ کر کے استعمال کرنا انسانی تکریم کے خلاف اور حرام فعل ہیں۔اسی طرح حدیث شریف میں بھی فرمایا گیا ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ کسی زندہ جانور کے جسم سے کوئی عضو کاٹ کر الگ کر دیا جائے تو وہ مردار کے حکم میں ہے۔مگر علماء کرام کے نزدیک مردار تا پھر بھی مجبوری کی حالت میں جائز ہے مگر اس کے جواز کی کوئی صورت موجود نہیں۔جس طرح خود کشی کرنا اسلام میں حرام ہے اسی طرح اپنے اعضاء کسی کو ہدیہ کرنا بدرجہ اولیٰ حرام ہے اور اس پر سب کا اتفاق ہیں۔(32)

آج کل جانوروں کے اعضاء کو پیوند کاری کے طور پر انسانی جسموں میں استعمال کیا جانے لگا۔جسے میڈیکل کی اصطلاح میں ”زینتھو ٹرانسپلانٹ“ کہتے ہیں اب حکم آتا ہے خنزیر کے اعضاء کو پیوند کاری کے لئے استعمال کرنا تو،جب خنزیر کا استعمال ممنوع ہے تو خنزیر سے اعضاء کی پیوند کاری کی جاسکتی ہے؟یا نہیں تو اس کے لئے علماء کرام نے فقہ کے ایک اہم موضوع حالت اضطراری پر قیاس کیا ہے” ضرورت کے وقت منع ممنوع نہیں ہے“

لیکن اگر کوئی شخص ضرورت کے مطابق مجبور ہو جائے، نہ خواہش کرے اور نہ ہی سرکشی کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں، بیشک خدا بڑا مہربان ہےیعنی جہاں مذہبی طور پر حلال متبادلات موجود نہیں ہیں، وہاں پر اسلامی

Dialogue Social Science Review (DSSR)
www.thedssr.com
ISSN Online: 3007-3154
ISSN Print: 3007-3146
Vol. 3 No. 8 (August) (2025)

تحقیق کے ذریعہ مقدس قانون کو عارضی طور پر معطل کرنے کی اجازت دی گئی ہے، اسی طرح سور کا گوشت انسولین اور دل کے والوز کے لئے استعمال کیا جاتا ہیں تو اس کا استعمال متعدد علمائے کرام نے اسی اصول کی بنا پر جائز قرار دیا ہے-(33)

اعضاء کی پیوندکاری

اعضاء کی پیوندکاری کی تینوں قسموں آٹو ٹرانسپلاٹیشن(Auto Transplation) ، ہومو ٹرٹرانسپلاٹیشن (Homo Transplation)اور ہیٹرو ٹرانسپلاٹیشن (Hetro Translpation) وغیرہ کوانسانی ضرورت ومصلحت اور اصول و شرائط کے ساتھ کر سکتے ہیں البتہ اعضاء اور خون کی خریدوفروخت جائز نہیں ہے البتہ انسانی جان کو بچانے کے لیئے گردہ اور خون عطیۃً کر سکتے ہیں ۔

پلاسٹک سرجری خواہ خوبصورتی کے لئے ہو ، یا جسم انسانی میں موجود کسی نقص اور عیب یا کمی کو دور کرنے کے لئے ہوکہ فطری عیب کو ختم کرنے اور زائل کرنے کے لئے پلاسٹک سرجری جائز ہے، اسی طرح اچانک پیدا ہونے اور رونما ہونے والے کسی بھی عیب کے ازالہ کے لئے پلاسٹک سرجری درست ہوگی، اس سلسلہ میں متعدد احادیث سے بھی روشنی ملتی ہے ، جن میں سونے کی ناک بنوانے، یا سونے کے دانت بنوانے کا ذکر موجود ہے۔

برین ڈیتھ(Brain Death)

برین ڈیتھیوتھنزیا سے مراد کہ مفلوج، بے حس وحرکت مریض کو ختم و ہلاک کرنا ، یعنی ایسے مریض انسان جن کے بارے میں یہ توقع ہو کہ وہ اب مرض سے نجات نہ پا سکینگے، نیز وہ مرض لا علاج بن چکا ہو تو یا تو ان کی زندگی کسی طرح ختم کردی جائے یا ان کا علاج روک دیا جائے۔ اسی کو جدید طبی اصطلاح میں یوتھینزیا بھی کہتے ہیں اسی طرح کا حکم مصنوعی تنفس کے آلات کو ہٹا کر مریض کی موت کو آسان کرنے کا بھی ہے کہ جب زندہ اور باشعور رہنے کا کوئی امکان باقی نہ رہے تب یو تھینزیا اور آلات تنفس ہٹا نا جائز ہے

ماڈرن طریقہ علاج میں بہت سے جدید نظام جیسے کلوننگ ، اعضاء کی پیوندکاری وغیرہ بھی زیادہ مستعمل ہیں -(34)

کلوننگ کی حقیقت اور انسانی کلوننگ

کلوننگ سے مراد ایسا عمل جس میں جس میں کسی بھی جاندار کی تولید یا ریپروڈکشن کرنے کے لئے غیر جنسی تولید کا سہارا لیا جاتا ہیں،یعنی کہ کلوننگ ڈی این اے کے ٹکڑوں کی کاپیاں ہیں۔یعنی انسانی کلوننگ کسی نئے جاندار کو جنم دینے کا نام نہیں بلکہ انہیں اشیاء کو پراسس کرنے کا نام ہیں۔

انسانی کلوننگ چونکہ جدید طریقہ ہیں کلوننگ کا اس لیئے اس سے متعلق اسلامی فقہاء کے مختلف خیالات ہیں۔لبنانی شیعہ علما کا خیال ہے کہ کلوننگ ایک بہت بڑی سائنسی کامیابی ہے، انسانی کلوننگ کی ممانعت نہیں کی جاسکتی ہے، نہ ہی اس کی مخالفت کی جاسکتی ہے کیونکہ اس سے مختلف خاندانی عارضہ، کلون کے خاندانی تعلقات میں افراتفری، جسمانی اور ذہنی امراض سے بچاو ممکن ہیں

بہت سارے علمائے کرام، انسانی کلوننگ سے انکار کرتے ہے شیخ ایم ایس طنطاوی کی سربراہی میں اظہر یونیورسٹی میں اسلامی ریسرچ کمپلیکس نے مذہبی احکامات جاری کرتے ہوئے انسانی کلوننگ کو غیر قانونی اور انسانی وقارکی خلاف ورزی قرار دیا، اور اس کی روک تھام کو لازمی سمجھا۔ کیونکہ قران مجید میں اللہ پاک کا ارشاد ہیں۔

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا۔(35)

ترجمہ:وہی ہے جس نے انسان کو پانی سے پیدا کیا: پھر اس نے نسب اور شادی کے تعلقات قائم کیے ہیں

البتہ انسانی کلوننگ اس قدرتی اور قانونی رشتہ کو ختم کردیتا ہے اور قرابت اور نسب نامے کے تعین میں ابہام پیدا کرتاہیں اورانسانی تولید میں خاندانی نظام میں پھوٹ پڑنا، اور کلونڈ افراد کی نسبت اور نسب نامے میں شک و شبہات

Dialogue Social Science Review (DSSR)
www.thedssr.com
ISSN Online: 3007-3154
ISSN Print: 3007-3146
Vol. 3 No. 8 (August) (2025)

ہونا،جس کے نتیجے میں نکاح کی ذمہ داری میں شبہات پیدا ہونا، ولاد اور ان کی تربیت کی حفاظت کرنا،بچوں کو اپنے والدین کی توجہ کا مرکز بنا نا،اور اسی طرح انسانی کلوننگ سے تولیدی عمل سے اس شخص کے کردار کا خاتمہ ہوجائے گا۔اور یہ طریقہ کار اگر اسی طرح برقرار رہتا ہے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ خاندانی نظام ختم ہوجائے گا۔(36)
پاکستان کے ایک سنی عالم دین، ایم صدیقی نے بھی اس کو غیر قانونی قرار دیا ہے کیونکہ اس سے انسان، کنبہ اور معاشرے کی شناخت اور وقار خطرے میں پڑجائے گا۔ مزید برآں اظہر یونیورسٹی نے بھی انسانی کلوننگ کو ناجائز کہا ہیں۔انسانی کلوننگ سماجی واخلاقی اعتبار سے کسی بھی طرح درست نہیں ہے، لہذا اس کا قانون اور شرع میں کوئی اجازت نہیں البتہ نباتات اور حیوانات میں ایسی کلوننگ جو انسانوں کے لئے مفید ہو تو اس کے جواز میں کوئی حرج نہیں ہے

البتہ انسانی کلوننگ کے پانچ حالات میں

1. پہلے، ایک عورت سے انڈا اور دوسری عورت سے سومٹک سیل۔
2. دوسرا انڈا فراہم کرنے والی خواتین سے خود ہی سومٹک سیل لینا۔
3. تیسرا، ایک جانور سے ایک سومٹک سیل لیا گیا ہے۔ -
4. چوتھا، سومیٹک سیل اس شخص سے لیا گیا ہے جو انڈے کے عطیہ دہندگان کے ساتھ رشتہ نہیں رکھتا ہے۔ اور انسانی تولید اور جینیاتی اخلاقیات سے پرے ہیں۔
5. پانچواں، انڈا فراہم کرنے والی عورت کے شوہر سے سومٹک سیل لیا گیا ہے۔

پہلی چار حالتوں کو عورت اور اجنبی کے مابین جنسی عمل کی حیثیت سے غیر قانونی اور ناجائز ہونے کی وجہ سے حرام قرار دیا۔ تاہم، پانچویں صورتحال، یعنی بیضہ فراہم کرنے والی خواتین کے شوہر سے سومٹک سیل لینا، شدید ضرورت کی صورت میں جائز سمجھا جاتا ہے ۔ تاہم، علاج اور کلوننگ کے معاملے میں یہ اتفاق رائے موجود نہیں ہے۔البتہ اظہر یونیورسٹی میں اسلامی ریسرچ کمپلیکس کے مطابق اگر ضرورت شدید ہو اور کوئی علاج ممکن نہ ہو تب کلوننگ کے ذریعے علاج معالجہ حلال ہے(37)

مختصر یہ کہ "مذہبی نقطہ نظر سے، اس فعل سے کوئی پریشانی نہیں ہے لیکن اس کا سے معاشرے میں پیدا ہونے والے مسائل نے اس کی ممانعت کو پختہ کر دیا جس میں معاشرتی اور اخلاقی برائیاں جیسے خاندانوں کا قیام مشکل بنانا، انہیں پیدائش کے قدرتی انداز سے دور کرنا، شناخت کا فقدان اور کلون افراد میں جسمانی اور ذہنی پریشانیوں کی موجودگی کا ثبوت دینا وغیرہ شامل ہیں۔ البتہ اگر اس طرح کے حالات واضح نہ ہو تب اس میں کوئی حرج نہیں ہے،
مادہ تولید کی منتقلی (Invitro Furtilization) اور ٹسٹ ٹیوب بے بی میں اگر یہ شوہر اور بیوی ہی کے درمیان کا مسئلہ ہو تو کوئی حرج نہیں ، لیکن اجارہ یا عاریت کے طور پر کسی عورت کا اپنے رحم میں اجنبی مرد کے نطفے یا دوسرے کے بیضے کی پرورش کرنا قطعاً حرام ہے۔ یہ اس انسان کو اس کی شناخت سے محروم رکھتا ہے ، اور اللہ کے بنائے ہوئے فطری نظام سے خلاف ورزی ہے

اگر نیت یہ ہے کہ جسم کے کسی مخصوص حصے جیسے دل، جگر یا گردے کو کلون کردیا جائے تاکہ مریضوں کے علاج میں استعمال ہوسکے، تب یہ نہ صرف حلال ہے بلکہ مذہبی لحاظ سے بھی قابل تعریف ہیں۔
دور جدید میں مستعمل ایک اور طریقہ علاج ضبط تولید ہے تو بغیر کسی مجبوری کی صورت میں مکمل قوت تولید ختم کرنا جیسے بچہ دانی نکالنایا حتمی نس بندی کرنا تو اسلام میں یہ منع ہے البتہ کسی مجبوری یا شرعی عذر کی صورت میں وقتی مانع حمل تدابیر استعمال کرنے کی گنجائش ہے ۔

پولیو ویکسین اور اس کی حقیقت

Dialogue Social Science Review (DSSR)
www.thedssr.com
ISSN Online: 3007-3154
ISSN Print: 3007-3146
Vol. 3 No. 8 (August) (2025)

ایسے ہی ایک اہم موضوع پولیو ویکسین کا ہیں۔سلام کا نام استعمال کر کے بعض عناصر اپنے مخصوص مقاصد کے لئے پولیو ویکسین کے بارے میں بے بنیاد اور غلط پراپیگنڈہ کر کے شکوک و شبہات پیدا کر رہے ہیں۔ ایسا کرنا گناہ ہے، کیونکہ کسی چیز کے بارے میں مثبت یا منفی رائے پوری تحقیق کے بعد قائم کرنی چاہیے۔ اور ہمارا دین بھی ہمیں اس بات کا حکم دیتا ہے کہ جب کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو اس کی پوری تحقیق کر لو تا کہ کسی نقصان کا کوئی اندیشہ نہ ہو۔

پولیو ویکسین کے بارے میں دُنیا بھر کے مسلم ممالک کا اتفاق ہے کہ یہ مکمل طور پر محفوظ ہے۔پاکستان کے علاوہ بہت سے مسلم ممالک جیسے سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، ترکی جیسے تمام مسلمان ممالک پولیو کے خاتمے کے لئے اس ویکسین کو استعمال کرتے ہیں۔اگر پولیو کے قطرے حرام ہوتے یا ان میں کوئی ایسے اجزا شامل ہوتے جو بچوں کی صحت کے لئے نقصان دہ یا حرام ہوتے تو پھر اسلامی ممالک سمیت سعودی عرب اسے ہر حاجی اور عمرہ کے لئے آنے والوں کو نہ پلاتا۔اس ضمن میں حکومت کو بھی سخت ایکشن لینا چاہئے اور ان عناصر کے خلاف سخت کارروائی کرنی چاہئے،جو پولیو کے قطروں کیخلاف فتوے جاری کرتے ہیں،اسی طرح مام مسالک کا بھی اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ قطرے پلانا شرعی اور اس میں کوئی حرج نہیں،بلکہ یہ بچوں کو مستقل معذوری سے بچاتے ہیں۔ جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتائے ہوئے قرآنی تعلیمات کے ضمن میں آتا ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے

وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ-(38)

ترجمہ:اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو احسان کا طریقہ اختیار کرو کہ اللہ محسنوں کو پسند کرتا ہے۔

کورونا ویکسین کا استعمال اسلامی نقطہ نظر سے

کورونا وائرس جسے Covid-19کے نام سے بھی جانا جاتا ہیں،ایک ایسا مرض ہیں جو کہ لاکھوں لوگوں کی زندگیاں لے چکا ہیں اس کے لئے آکسفورڈ وینیورسٹی نے ویکسین ایجاد کی، جس کو اسلامی ممالک میں سے سب سے پہلے اسلامی ملک انڈونیشیا نے استعمال کرانے کے لئے فتوی جاری کرانا چاہا،لیکن بعد میں جب دیکھا کہ اس میں سور کی حرام چربی سے بنائی ہوئی جیلاٹین کا استعمال کیا جاتا ہیں بب انڈونیشیاء،ملائیشیاء سمیت بہت سے مسلم ممالک میں ایک نئی بحث شروع ہو گئی۔کہ آیا اسلام میں یہ ویکسین حرام ہے یا نہیں۔اسے حرام کہا جا رہا ہے۔(39)

یہی بحث ہندوستان میں بھی جاری رہی ہے۔تاہم یہاں بھی لوگ دو گروہوں میں تقسیم ہو ئے۔

ایک فریق جن میں شہر قاضی مفتی محمود اختر کا فتویٰ موجود ہیں ان کا خیال ہے کہ اگر سور کا گوشت استعمال کیا جائے تو یہ حرام ہے۔کیونکہ قرآن میں صاف لفظوں میں فرمایا ہین یعنی اگر سور کا بال، ناخن،یا چربی کچھ بھی موجود ہیں اس میں تو اس کا استعمال جائزنہیں۔ دوسری طرف کا کہنا ہے جن میں مشہور مذہبی رہنما سید عبداللہ طارق کا کہنا ہیں کہ چونکہ قرآن مجید میں اللہ پاک کا ارشاد ہے

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ-(40)

ترجمہ:اُس نے تم پر مرا ہوا جانور اور لہو اور سؤر کا گوشت اور جس چیز پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے حرام کر دیا ہے۔ ہاں جو ناچار ہو جائے (بشرطیکہ) اللہ کی نافرمانی نہ کرے اور حد (ضرورت) سے باہر نہ نکل جائے اُس پر کچھ گناہ نہیں بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا (اور) رحم کرنے والا ہے۔

جس سے یہ نتیجہ اخذ ہوا کہ ایک تو حالت اضطراری ہو اور دوسرا، جان بچانے کا کوئی دوسرا طریقہ نہ ہو تو پھر اسے استعمال کیا جا سکتا ہے۔یہ نہیں کہ حرمت نہیں رہتی بلکہ گناہ نہیں ہوتا۔موجودہ دور میں اگر دیکھا جائے تو آدھی دنیا اضطراری حالت میں ہیں۔اور اس کا کوئی نعم البدل بھی موجود نہیں ہیں۔اس ویکسین کے علاوہ اسی طرح

Dialogue Social Science Review (DSSR)

www.thedssr.com

ISSN Online: 3007-3154

ISSN Print: 3007-3146

Vol. 3 No. 8 (August) (2025)

UAEاسلامی کونسل کے چیرمین شیخ عبداللہ بن بیاح کا بھی فتویٰ ہے کہ چونکہ اس بیماری سے لڑنے کے لئے کوئی اور ویکسین نہیں ہے اور نہ ہی کسی بھی دوا ساز کمپنی نے اس میں حرام جیلاٹین کی تصدیق کی ہیں۔(41)

اور آکسفورڈ یونیورسٹی کے مطابق اس ویکسین میں ایک غیر نقصان دہ وائرس کا استعمال ہوا ہیں جو کو سارس کووڈ 2یعنی کرونا وائرس سے مشابہت رکھتا ہیں۔اور امریکی کمپنی کے تیار کردہ ویکسین میں ایک جینیاتی کوڈ کا استعمال کیا گیا ہیں جو کہ انسانی مدافعتی نظام کی وجہ بنتا ہیں۔اور یہ ویکسین انسانی خلیوں میں کوئی رد و بدل نہیں کرتی بلکہ کورونا وائرس کے خلاف جسم میں مدافعت پیدا کرتی ہیں۔اور انہیں "ایم آر این اے"ویکسین کہا جاتا ہیں۔اور بعض ویکسین کو مستحکم بنانے کے لئے ان میں دیگر اجزا جیسے المونیم وغیرہ کا استعمال کیا جاتا ہیں۔(42)

خون میں تبدیلی اسلامی نقطہ نظر سے

خون میں تبدیلی کااسلامی نقطہ نظر سے جائزہ لینا انتہائی ضروری ہیں ۔کیونکہ زیادہ تر معاملات میں، خون کی منتقلی کو ضروری سمجھا جاتا ہے، چونکہ طبی نقطہ نظر سے، اس کے بغیر کسی خاص مریض کا زندہ رہنا ناممکن ہوسکتا ہے۔کیونکہ خون مصنوعی طور پر پیدا نہیں کیا جاسکتا، کیوں کہ یہ زندہ خلیوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ لہذا، صرف ایک انسان کا خون دوسرے انسان کی جان بچانے کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔کیونکہ حدیث شریف میں بھی ہے۔

کیونکہ یہ کسی ضرورت مند مسلمان کی مدد کرنا ہے جو کہ بہت بڑے ثواب کا کام ہے اور اگر اس میں کوئی اجر وثواب نہ ہوتا تب بھی انسان اور مسلمان ہونے کے ناتے ان کا ہمارے اوپر حق ہے۔حدیث طیبہ میں ہے

المُسْلِمُ أَخُو المُسْلِمِ لاَ يَظْلِمُهُ وَلاَ يُسْلِمُهُ، وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً، فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ القِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ القِيَامَةِ۔(43)

ترجمہ:مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر زیادتی کرتا ہے، نہ اس کو اوروں کے سپرد کرتا ہے۔ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت پوری کرنے میں لگتا ہے اللہ پاک اس کی ضرورتیں پوری فرماتے ہیں اور جو کوئی کسی مسلمان کی مصیبت دور کرتا ہے اللہ پاک اس سے قیامت کے دن کی مصیبتیں دور فرمائیں گے اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ پاک قیامت کے روز اُس کی پردہ پوشی فرمائیں گے۔

یعنی کہ کسی مسلمان کی حاجت پوری کرکے اُسے خوش کردینا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی خوشنودی کا ذریعہ ہے اور پھر اس عمل کی برکت سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی مصیبتیں دور فرماکر اس آدمی کو جنت میں داخل فرمائیں گے۔ اسی طرح حدیث میں ہے

جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کی کسی حاجت اور ضرورت سے جائے تو حق تعالیٰ ایسے شخص کو ہر قدم پر ستر نیکیاں عطا فرمائے گا، یہاں تک کہ وہ اسی جگہ واپس لوٹ آئے جہاں سے وہ چلاتھا، پھر اگر اس مسلمان بھائی کی ضرورت اسی کے ذریعہ پوری ہوگئی تو وہ شخص اپنے گناہوں سے ایسا پاک صاف ہو جائے گا جیساکہ آج ہی اس کی ماں نے اُسے جنا ہو اور اگر اسی دوران اس کا انتقال ہوجائے تو بغیر حساب وکتاب کے جنت میں داخل ہوگا۔(44)

اسی طرح ایک جگہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارکہ ہے

مَنْ أَغَاثَ مَلْهُوفًا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ ثَلَاثًا وَسَبْعِينَ مَغْفِرَةً وَاحِدَةٌ فِيهَا صَلَاحُ أَمْرِهِ كُلِّهِ وَثِنْتَانِ وَسَبْعُونَ لَهُ دَرَجَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔(45)

ترجمہ:جو شخص کسی مظلوم کی فریاد رسی کرے (یعنی جو کچھ اس کے بس میں ہو وہ اس کے لیے کرے) تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے تہتر مغفرتیں لکھ دیتے ہیں، ان میں سے ایک مغفرت سے آدمی کے سارے کام بن جائیں گے، باقی بہتر مغفرتوں سے قیامت کے روز اس کے درجات میں اضافہ ہوگا۔

اسی طرح اللہ پاک کا فرمان ہیں کہ

مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا۔(46)

ترجمہ:جس نے کسی شخص کو بغیر قصاص کے یا زمین میں فساد (پھیلانے کی سزا) کے (بغیر، ناحق) قتل کر دیا تو گویا اس نے (معاشرے کے) تمام لوگوں کو قتل کر ڈالا۔اور جس نے اسے (ناحق مرنے سے بچا کر) زندہ رکھا تو گویا اس نے (معاشرے کے) تمام لوگوں کو زندہ رکھا (یعنی اس نے حیاتِ انسانی کا اجتماعی نظام بچا لیا۔

Dialogue Social Science Review (DSSR)
www.thedssr.com
ISSN Online: 3007-3154
ISSN Print: 3007-3146
Vol. 3 No. 8 (August) (2025)

گویا مسلمانوں کی جان بچانے کی کوشش، ان کو مہلک خطرات سے بچانا، اور ان کو نقصان دہ چیزوں سے دور رکھنا، اللہ تعالی کی ذات کی طرف سے سب سے بڑی ذمہ داری ہے۔یہی معاملہ جو عام طور پر صحت مند شخص سے مریض میں خون کی منتقلی پر لاگو ہوتا ہے۔لہذا،کسی مریض کو اس کی بقا کے لئے خون دینا اسلام کے مطابق ایک بنیادی اسلامی اصولوں میں سے ہیں،جس سے انسانی زندگی کو محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔اور ا گر طبی علاج میں خون کا استعمال ضروری ہے تو، پھر خون کا مناسب ذخیرہ ہونا اور اسے ذخیرہ کرنا بھی ضروری ہے۔خون کے عطیہ اور اسلام کے کچھ اصول مندرجہ ذیل ہیں ۔

1- مرد اور اس کی بیوی کے مابین خون کی منتقلی ان کی شادی کو باطل نہیں کرے گی۔

2- خون بیچنا منع ہے۔ تاہم، اگر کوئی شخص جو خون دینے کے لئے موزوں ہے تو وہ بغیر کسی ادائیگی کے خون دے سکتا ہیں۔

3- خون دینا روزے کو باطل نہیں کرتا؛ روزے دار کو خون کے ذریعے خون دینا بعد کے روزے کو باطل نہیں کرتا ہے۔

دوسرے انسان کی جان بچانے کے لئے انسان سے خون کی ضرورت پوری کرنا لازم ہیں۔ اگر مریض کو خون دینا بنیادی اسلامی اصول کے مطابق ہیں جس کی وجہ سے زندگی کو محفوظ رکھا جاتا ہو، ہے تو خون عطیہ کرنا اسلامی معاشرت کے لئے لازم ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ خون اگر نجاست غلیظہ ہے تو ایک انسان سے دوسرے انسان میں انتقال سے کیوں حرمت کا حکم مفقود ہوجاتا ہیں تو اس کا آسان سا جواب کہایک انسان سے دوسرے انسان میں انتقال کا طریقہ کانٹ چھانٹ سے ما سواء ہیں۔اس لیئے اسے دودھ کے مشابہ قرار دیا۔اور یہ منتقلی بھی حالت اضطراری میں جائز ہے۔

حجامہ اور عطیات خون سے علاج کے اصول

حجامہ ایک اہم طریقہ علاج ہیں جس کی حدیث شریف میں پُر زور تاکید کی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے

حجامہ طبی علاج کی ایک مفید ترین قسم ہے۔حدیث میں ہیں۔

اگر آپ کے بیماروں کے علاج کرنے کا کوئی بھی مفید طریقہ کارہے تووہ حجامہ کے ذریعے خون نکالنا ہیں۔(47)

اسی طرح صحیح بخاری میں حدیث ہے

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " الشِّفَاءُ فِي ثَلاَثَةٍ: شَرْبَةِ عَسَلٍ،وَشَرْطَةِ مِحْجَمٍ، وَكَيَّةِ نَارٍ،وَأَنْهَى أُمَّتِي عَنِ الكَيِّ-(48)

ترجمہ: سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ شفاء تین چیزوں میں ہیں پچھنے لگوانا،شہد پینا یا آگ سے داغ لگوانا۔اور اپنی امت کو داغ لگوانے سے منع کرتا ہوں۔

اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ خون کا عطیہ نہ صرف ڈونر کے لئے فائدہ مند ہو سکتا ہے، بلکہ یہ اس کے لئے بھی مفیدہے جو خون نکالتا ہیں، کیوں کہ یہ خلیوں کو بھرنے کے عمل کو متحرک کرتا ہے۔سرنج کے ذریعہ خون کھینچنا بھی اس کی طرح ہیں کہ ایک شخص سے سرنج کے ذریعہ لیا ہوا خون دوسرے شخص کی رگوں میں منتقلی کے ذریعہ فائدہ مند طریقے سے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

جدید دور کی نئی طبی ترقیات اور طریقہ علاج خواہ وہ کسی بھی شکل میں ہو، اس سے استفادہ کرنا نہ تو شرعاً منع ہے اور نہ اس کے بارے میں کوئی نہی وارد ہوئی ہے مگر یہ کہ وہ شریعت کے خلاف نہ ہو ۔

Dialogue Social Science Review (DSSR)
www.thedssr.com
ISSN Online: 3007-3154
ISSN Print: 3007-3146
Vol. 3 No. 8 (August) (2025)

حوالہ جات

(1)مسلم،حدیث 2204،جلد4،ص 1729
(2)ابوداؤد،حدیث 3874،جلد4،ص 7
(3)بخاری،حدیث 5678،جلد7،ص 122
"The modern roots'' of Arabic medicine, Majid, A, Page 12 (4)
(5)بنی اسرائیل82:17
(6) الشعراء 80:26
(7)نگار، سجاد ظہیر،ڈاکٹر ''علم طب اور مسلمان''www.Panjnud.com
(8) اخضر ،غلام علی،مسلم سائنسدانوں کے اہم کارنامے''www.avad nama.com،ص5
(9) غزنوی، خالد، ڈاکٹر ''علاج نبوی اور جدید سائنس'' لاہور،منہاج القران،14اپریل 2015،ص 10تا 15
(10)البقرۃ 173:02
(11)ترمذی،حدیث 2042،جلد3،ص 453
(12)بخاری،حدیث 2919،جلد4،ص 42
(13)ابوداؤد،حدیث 3874،جلد4،ص 7
(14)ابوداود،حدیث 3870،جلد4،ص 6
(15)ترمذی،حدیث 2046،جلد3،ص 456
(16)MM.Abitbol Bert "Obstrical and anatomical evolution of Human birth in machines
(17)مجلۃ المجمع الفقہ، کراچی،جامعہ رشید،2016،شمارہ نمبر1،جلد3،ص 1087
Adul.Rahman "Solution Science of Halal o haram" Malaysi lumpur,2010(18)
www.Drug.com(19)
A list of halal o Haram ingredients in druds",www.tek nutrition.com.(20)
(21)حمیدی،ادریس آزاد،منشیات اور تدارک مذہبی،معاشرتی اور طبی حوالے سے،لاہور،ندارد،2003،ص 71 تا101
(22) ابراھیم19:14
(23) النور 45:24
(24)امین عثمانی ،نئے طبّی مسائل کے حل میں فقہ اکیڈمی کی کوششیں www.zindgienau.com
(25)التین04:95
(26) ڈاکٹر انیلہ مجید،''جینیٹک ہماری عام زندگی میں'' یو کے،لیسیسٹر تحقیقی یونیورسٹی،سن ندارد،ص2
(27)المومنون23: 12تا 14
(28) اسقاط حمل،www.banuri.edu.com

Dialogue Social Science Review (DSSR)
www.thedssr.com
ISSN Online: 3007-3154
ISSN Print: 3007-3146
Vol. 3 No. 8 (August) (2025)

(29) ابن ماجہ،محمد بن یزید،سنن ابن ماجہ‘لاہور،مکتبہ اسلامیہ،29 اگست 2018،حدیث 1069
(30)دار الافتاء،جامعۃ العلوم اسلامیہ
(31)فخرالدین،شہاب،خٹک ”انسانی اعضاء کی پیوند کاری اور عصر حاضر“شمارہ 1، 2016
(32)محمد شفیع،مولانا، تفسیر معارف القرآن،کراچی،ادارۃ المعارف،2002،جلد8،ص 775
(33)انسانی جسم میں سور کے اعضاء کی پیوندکاری“www.afkare Taza.com
(34)ایضاً لحوالہ 24
(35) الفرقان54:25
The Dignity of Human Bioethics and Human cloning ‘‘p133 (36)
Cloning first trans.www.BBc.com 2001(37)
(38)المومنون23: 12تا 14
(39) محمد علی یزدانی،پولیو کے قطرے اور اسلام،روزنامہ پاکستان،2مارچ 2020
(40)المائدہ03:05
ABP news Bureo 27 December 2020’Is the corona vaccine Halal or Haram‘(41)
(42)BBC اردو نیوز،کورونا وائرس کی ویکسینز محفوظ ہیں؟27نومبر 2020
(43)بخاری،حدیث 2442،جلد3،ص 128
(44)الموصلی،ابی یعلیٰ احمد بن علی،”مسند ابی یعلی“لاہور،مدرسہ جامعہ رسولیہ،ستمبر 2016،جلد5،ص 571
(45)مشکوٰۃ ،حدیث 4997،جلد3،ص 1392
(46)المائدہ32:05
(47) سنن ابو داؤد،جلد3،حدیث 467
(48)البخاری ،باب اللہ نے شفاء تین چیزوں میں رکھی ہے،جلد3،حدیث 5680